۱

غزہ جنگ ۲۰۱۴ء: حماس کی جنگی کارکردگی

جیفری وائٹ

خلاصہ

اسرائیل فوجی لحاظ سے ایک طاقتور ملک ہے اور حماس اس کے مقابلے میں غزہ کی پٹی میں محصور ایک معمولی مزاحمتی تنظیم ہے۔ ۲۰۱۴ء کے موسم گرما میں اسرائیل کے خلاف جنگ میں حماس نے اپنی غیر معمولی جنگی صلاحیتوں کا اظہار کیا ہے۔ حماس کی جنگی کارکردگی ۲۰۰۹ء کی حماس-اسرائیل جنگ کے مقابلے میں اس مرتبہ واضح طور پر بہتر تھی۔ مستقبل میں حماس پر اسرائیل اور مصر کی جانب سے ممکنہ بھرپور دباؤ کے باوجود حماس بھی اپنی بنیادی فطرت کو تبدیل کیے بغیر مسلح مزاحمت کا راستہ نہیں چھوڑ سکتی۔

۲۰۱۴ء کے موسم گرما میں اسرائیل کے خلاف جنگ میں حماس نے اپنی گوناگوں جنگی صلاحیتیں ظاہر کیں، جن میں نئی جارحانہ و دفاعی حکمت عملیاں بھی شامل تھیں۔[۱] میدان جنگ میں حماس کی تشکیل نو نے اسرائیل کی دفاعی افواج (آئی ڈی ایف) کے لیے سنجیدہ خطرات پیدا کیے اور اگر اسرائیل کی کارروائیوں کو ملا کر دیکھا جائے تو ۲۰۰۷ء میں حماس کے برسر اقتدار آنے کے بعد اموات اور نقصان دونوں کے اعتبار سے یہ جنگ غزہ کے لیے بہت بھاری بھی ثابت ہوئی۔[۲]

حماس نے ایک مرتبہ پھر ثابت کیا کہ وہ ایسی تنظیم ہے جو حالات و واقعات سے ہی سیکھتی ہے۔

وہ جنگ میں اپنے تجربات کا مطالعہ کرتی ہے، سبق حاصل کرتی ہے اور پھر اسے اپنے جنگی اصولوں، منصوبہ بندی اور فوجی کارروائیوں میں شامل کرتی ہے۔[۳] عوام کے سامنے وہ اسرائیلی کارروائیوں کے اثرات کو نظرانداز کرتی ہے، اپنے نقصانات اور غلطیوں کو تسلیم نہیں کرتی اور بظاہر یہ تاثر دیتی ہے کہ وہ جیت گئی ہے۔ البتہ تنظیمی حیثیت میں حماس سیکھنے کے بڑے عمل سے گزر رہی ہے۔[۴] اسرائیل کے ساتھ حالیہ جنگ میں حماس کی بڑی کامیابیاں یہ رہیں: راکٹوں کی مار اور تعداد میں بہتری، اسرائیل کے حملوں سے اپنے فوجی بنیادی ڈھانچے کا بہتر تحفظ، جارحانہ اور دفاعی حملوں کے لیے سرنگوں کا نظام اور اپنی زمینی افواج کو زیادہ موثر اور پیوستہ رکھنا۔ مشترکہ طور پر ان تمام کارگزاریوں نے حماس کو اسرائیل کے فوجی آپریشنوں کے محاصرے میں ہونے کے باوجود دشمن کے علاقے میں کافی اندر تک حملے کرنے کی جرات دی، یہ حوصلہ دیا کہ وہ اسرائیل کے اندر جارحانہ زمینی کارروائیاں کر سکے اور اسرائیل کے زمینی حملے کے خلاف قابل ذکر مزاحمت کر سکے۔ یہ ۲۰۰۹ء کی حماس-اسرائیل جنگ کے مقابلے میں واضح طور پر بہتر تھی۔[۵]

اس کے باوجود حماس نے اپنے عسکری حلقوں کی کمزوریاں بھی ظاہر کیں۔ اس کے راکٹ حملوں نے بالخصوص جنوبی اسرائیل میں روزمرہ کی زندگی کو متاثر کیا لیکن بہت کم ہلاکتوں کا سبب بنے اور دشمن کو معمولی نقصان پہنچایا۔ اس کا سرنگوں کا نظام اسرائیل کے اندر دخل اندازی کی سہولت دینے کے باوجود سرحدی دفاع کے نظام میں کامیابی سے نفوذ نہیں کر سکا، سوائے ایک واقعے کے۔[۶] دفاعی سرنگوں کے نظام کے باوجود اسرائیلی افواج نے حماس کے عسکری بنیادی ڈھانچے کو سخت نقصان پہنچایا۔[۷] حماس کے زمینی دستے پہلے سے جدید اسلحے کے باوجود اسرائیل کی زمینی کارروائیوں کو روکنے میں ناکام رہے۔

یہ مضمون جنگ کے لیے حماس کی تیاریوں، اس کی جارحانہ اور دفاعی کارروائیوں، جنگ سے سیکھے گئے اسباق اور آئندہ تنازع کے ممکنہ خدوخال پر غور کرتا ہے۔ اس جائزے کے دوران اندازہ ہوا

کہ حماس نے بڑی جارحانہ اور دفاعی کارروائیاں کیں، اسرائیلی افواج کے زبردست حملوں کو برداشت کیا، اور محدود ہونے کے باوجود پائیدار عسکری صلاحیتوں کے ساتھ ابھری ہے۔ حماس اس تنازع سے حاصل ہونے والے اسباق کا جائزہ لے گی اور اسرائیل کے ساتھ اگلی مڈبھیڑ کے لیے بہتر انداز میں تیار ہو گی۔

جنگ کے لیے حماس کی تیاریاں

حماس اسرائیل کے ساتھ ایک ایسے مقابلے کے لیے تیار تھی جس میں حریفوں کا کوئی جوڑ نہیں تھا۔ حماس کی تیاریوں کا پورا زور تین بنیادی عناصر پر تھا: راکٹ حملے، زمینی حملوں اور سرنگوں کا نظام۔

جولائی ۲۰۱۴ء حماس کے اسلحہ خانے میں تقریباً ۶,۰۰۰ راکٹ موجود تھے،۸ جن میں بڑی تعداد مختصر فاصلے تک مار کرنے والے راکٹوں کی تھی۔ طویل فاصلے تک مار کرنے والے درجنوں ایسے راکٹ بھی شامل تھے جو شمالی اسرائیل میں حائفہ تک کو نشانہ بنا سکتے تھے۔۹ حماس کی راکٹ طاقت اس مہم کے لیے اچھی طرح تیار تھی، راکٹوں کو داغنے کے لیے زیرِ زمین لانچرز کا ایک جال غزہ میں پھیلا ہوا تھا اور اس علاقے میں راکٹوں اور راکٹ دستوں کی نقل و حرکت کے تمام ذرائع موجود تھے۔۱۰

حماس نے اپنے زمینی دستوں کو تقویت دینے کے لیے اپنی کوششوں کو خاصا پھیلایا۔ یہ دستے اسرائیل کے خلاف جارحانہ یا دفاعی حکمت عملی کے لیے ترتیب دیے گئے تھے تاکہ اسرائیلی زمینی افواج کے غزہ میں داخلے کو روک سکیں۔ حماس نے بروقت دھماکہ کرنے والے ڈیوائسز (آئی ای ڈیز)۱۱ کا جال بچھا کر اور شہری علاقوں کو دفاعی مقامات میں تبدیل کر کے ایک بھرپور دفاعی میدان جنگ ترتیب دیا۔۱۲ حماس نے زمینی کارروائیوں میں مدد کے لیے جدید ٹینک شکن دستے، مارٹر یونٹ اور اسنائپرز بھی میدان میں اتارے۔

حماس کی جنگی تیاریوں کا تیسرا اہم جز سرنگیں تھیں۔۱۳ سرنگوں نے غزہ شہر کے بنیادی

ڈھانچے، کارروائیوں اور کمانڈروں، دستوں، ہتھیاروں اور گولہ بارود کے لیے ڈھال اور انہیں پوشیدہ رکھنے کا سامان فراہم کیا۔ یہ راکٹ کارروائیوں کا اہم حصہ تھیں، جس نے راکٹ داغے جانے کے مقامات اور لانچرز کی تلاش میں اسرائیل کی مشکلات میں اضافہ کیا اور راکٹ داغنے والے دستوں کے لیے اسرائیل کے حملے سے بچ نکلنے کی سہولت دی۔ رابطے اور دفاعی سرنگوں نے میدان جنگ میں نقل و حرکت کو اور محفوظ مقامات پر رہتے ہوئے لڑنے کو ممکن بنایا۔ انہی سرنگوں نے اسرائیل میں دخل اندازی کرنے کی جارحانہ کارروائیوں اور دفاعی ترتیب کو مدد فراہم کی۔

مزید برآں حماس کا زیادہ تر عسکری بنیادی ڈھانچہ غزہ کے شہری علاقوں میں تھا۔[14] اس نے اسرائیل کے ''آئرن ڈوم'' کے مقابلے میں ایک طرح کا ''ہیومن ڈوم'' بنا دیا تھا، جس نے اسرائیل کی حملہ کرنے کی خواہش اور صلاحیت کو کم یا پیچیدہ بنا دیا تھا اور یوں حملوں سے بچنے کا ایک طریقہ فراہم کیا۔[15]

جارحانہ کارروائیاں

تنازع کے دوران حماس کی دو اہم جارحانہ قوتیں رہیں: راکٹ یونٹس اور زمینی دستے۔ حماس کے پاس سمندری راستے سے کارروائیاں کرنے کے لیے ایک بحری یونٹ بھی رہا۔[16] اسرائیلی رپورٹوں نے اشارہ کیا کہ حماس نے اسرائیل کے اندر کارروائیوں کے لیے پیرا گلائیڈرز کا ایک یونٹ بھی تیار کر رکھا تھا۔[17] حماس نے جنگ کے لیے تقریباً ہر قسم کی جارحانہ افواج تیار کر رکھی تھیں۔[18]

جنگ کے ابتدائی ۱۰ دنوں تک توجہ راکٹ کارروائیوں پر رہی۔ اسرائیلی فضائیہ کی جان توڑ کوششوں کے باوجود جنگ کے دوران راکٹ حملے جاری رہے، جس میں بوچھاڑ کی صورت میں راکٹ پھینکنے سے لے کر اسرائیل کے اندر تک ہدف کو نشانہ بنانے تک کی کارروائیاں شامل تھیں۔ حتمی جنگ بندی ہونے تک بھی حماس کی بڑی تعداد میں راکٹ مارنے کی صلاحیت موجود تھی۔[19] اسرائیل کو خوف میں مبتلا رکھنا اور ان کی روزمرہ کی زندگی میں رکاوٹ ڈالنا ہی فلسطینیوں کے لیے بڑی کامیابی

تھی، جس کی واحد بڑی ڈرامائی مثال ۲۲ جولائی کو بن گوریان ہوائی اڈے پر فضائی ٹریفک عارضی طور پر معطل ہونا تھی[۲۰] گو کہ اسرائیل کی سرحدی بستیوں سے آبادی کا انخلاء شاید زیادہ بڑی کامیابی تھی۔

حماس کے عسکری بازو، عز الدین القسام بریگیڈز، کے مطابق وہ اسرائیل پر تقریباً ۳،۶۰۰ راکٹ مارنے کی صلاحیت رکھتے تھے، جن میں مندرجہ ذیل اقسام اور تعداد کے راکٹ شامل تھے:[۲۱]

- ۱۱، آر-۱۶۰ (طویل فاصلے کے)
- ۲۲، جے-۸۰ (درمیانے فاصلے کے)
- ۱۸۵، ایم-۷۵ (درمیانے فاصلے کے)
- ۶۴، ایم-۵۵/فجر-۵ (درمیانے فاصلے کے)
- ۳۳۴۴، گراڈ/قسام/قطیوشہ/مارٹر (مختصر فاصلے کے)

اس تعداد سے ظاہر ہے کہ راکٹوں کی بڑی تعداد جنوبی اسرائیل میں گری، البتہ ۲۷۱ راکٹوں کا رخ وسطی اسرائیل کی جانب تھا۔ حماس نے ضرورت کے مطابق راکٹ داغنے کی شدت میں کمی یا بیشی بھی کی اور متعدد مواقع پر بوچھاڑ کی صورت میں بھی حملے کیے۔[۲۲] ایک اسرائیلی ذریعے کے مطابق: ''جنگ کا جائزہ ظاہر کرتا ہے کہ راکٹ حملے منصوبے کے عین مطابق چل رہے ہیں، جس میں ہر مقامی کمانڈر جانتا ہے کہ کتنے راکٹ، کس سمت میں اور دن کے کس وقت مارنے ہیں۔ یہ عدم مرکزی طریقہ حماس کو اسرائیلی فوج کے سخت ترین دباؤ کے باوجود حملے جاری رکھنے کے قابل بناتا ہے''۔[۲۳]

اس کے باوجود اسرائیل کے موثر ''آئرن ڈوم'' اور ثانوی حیثیت کے ''شہری دفاع'' کے اقدامات نے راکٹ حملوں کے مجموعی اثرات کو محدود رکھا۔ آئرن ڈوم نے اسرائیل پر داغے گئے ۷۳۵ ایسے راکٹوں کو روکا جو خطرہ سمجھے گئے تھے۔[۲۴] اموات کو محدود کرنے میں اسرائیل کے شہری دفاع کے نظام کا کردار اہم تھا۔ اس نے وہ رہنما ہدایات پیش کیں کہ حملے، حملے کے انتباہ اور حملے سے حفاظت کے لیے کیا کیا جانا چاہیے۔[۲۵] راکٹوں کی درست نشانہ لگانے کی صلاحیت میں کمی، کامیاب

مزاحمت اور شہری دفاع کے اقدامات کا نتیجہ تھا کہ اسرائیل کی اموات کم ہوئیں: یعنی سات ہلاکتیں اور ۸۴۲ زخمی جس میں راکٹ اور مارٹر حملوں سے ''ذہنی طور پر متاثر ہونے والے'' افراد بھی شامل ہیں۔[۲۶] عمارات اور املاک کو بھی نقصان پہنچا، لیکن یہ بہت محدود تھا۔[۲۷] روزمرہ کی زندگی اور اقتصادی سرگرمی میں رکاوٹ نمایاں رہی، بالخصوص جنوبی اسرائیل میں۔[۲۸]

جارحانہ کارروائی کے لیے کھودی گئی سرنگیں حماس کی دوسری بڑی جارحانہ صلاحیت تھی۔ اسرائیلی افواج نے کارروائیوں کے دوران ۳۲ ایسی سرنگیں دریافت کیں۔[۲۹] ان میں سے ۱۲ اسرائیل کے اندر تک پہنچ چکی تھیں اور دو کے اخراج کا راستہ اسرائیلی سرحد کے اندر ۵۰۰ میٹر تک تھا۔[۳۰] یہ سرنگیں حماس کے حملہ آور دستوں کو سہولت دیتی ہیں کہ وہ گرفت میں آئے بغیر اسرائیل کے سرحدی دفاع میں سرایت کریں اور اہداف پر اچانک حملے کریں۔ اسرائیلی معلومات کے مطابق ہر سرنگ حماس کی ایک بٹالین کے زیر انتظام تھی، جو اس کو کھودنے اور جنگ کے دوران اسے چلانے کی ذمہ دار تھی۔[۳۱]

حماس کے حملہ آور دستے نسبتاً چھوٹے[۳۲] لیکن بھاری اسلحے سے لیس تھے، جن میں راکٹ۔ پروپیلڈ گرینیڈز (آر پی جیز)، ہلکی مشین گنیں، اسالٹ رائفلیں اور دستی بم شامل تھے۔ چند واقعات میں حماس کے اہلکار اسرائیلی افواج کو پریشان کرنے اور الجھن میں مبتلا کرنے کے لیے انہی کے یونیفارم بھی پہنے رہے۔[۳۳] جارحانہ کارروائیوں کے لیے بنائی گئی سرنگوں سے مغویوں کا سامان بھی برآمد ہوا۔[۳۴] (پلاسٹک کی ہتھکڑیاں، بے ہوش کرنے والی ادویات وغیرہ) اور ایک واقعے میں تو تین موٹر سائیکلیں بھی ملیں جو ممکنہ طور پر اسرائیل کے اندر نقل و حرکت کے لیے تھیں۔[۳۵]

حماس نے محدود کامیابی کے ساتھ جنگ کے دوران چھ سرنگوں کے ذریعے دراندازی کی چھ کارروائیاں کیں۔[۳۶] حملہ آور دستے سرحدوں میں داخل ہوئے اور چار واقعات میں اسرائیلی فوج سے مڈبھیڑ بھی کی۔ حماس نے اسرائیلی فوجیوں پر گھات لگانے کی کوشش کی اور ان کی گاڑیوں کے

خلاف ٹینک شکن ہتھیار استعمال کرتے ہوئے گشت بھی کیا۔ ان جھڑپوں میں ۱۱۱ اسرائیلی فوجی مارے گئے۔ [۳۷] سب سے کامیاب کارروائی ۲۹ جولائی ۲۰۱۴ء کو کی گئی جب دراندازوں نے نہال اوز میں ایک اسرائیلی سکیورٹی چوکی پر فوجیوں کو اغواء کرنے کی کوشش کی۔ [۳۸] پانچ اسرائیلی فوجی مارے گئے جبکہ مبینہ طور پر حماس کا ایک جنگجو بھی ہلاک یا زخمی ہوا۔ [۳۹]

اسرائیل کا حفاظتی باڑھ، نگرانی اور گشت کا نظام دراندازی کے اقدامات سے نمٹنے کے لیے عام طور پر مؤثر تھا، لیکن ان اسرائیلی فوجیوں کی اموات کا سبب بننے والی ان کوششوں نے سرحدی آبادیوں میں عدم تحفظ کا احساس بیدار کیا۔ [۴۰]

تنازع کے پورے عرصے میں حماس نے توپخانے کے طور پر مارٹر گولے اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والے، خاص طور پر ۱۰۷ ایم ایم، راکٹ استعمال کیے۔ یہ ہتھیار سرحدی آبادیوں، سرحد کے دونوں جانب موجود اسرائیلی افواج، ان کی چوکیوں پر حملے اور اپنے سرنگوں کے جال کو بچانے میں مدد کے لیے استعمال کیے گئے۔

دفاعی کارروائیاں

دفاعی کارروائیوں کی توجہ اسرائیل کی زمینی افواج کے غزہ میں داخلے پر مزاحمت کرنے اور غزہ کے اندر اسرائیلی افواج پر جوابی حملے کرنے پر تھی۔ دفاعی کارروائیوں نے اس ڈھال کی حیثیت سے بھی کام کیا جس کے پیچھے حماس اسرائیل کے خلاف مارٹر گولے اور راکٹ داغ سکتی تھی۔

حماس نے غزہ کی پٹی کے دفاع کے لیے ۲,۵۰۰ سے ۳,۵۰۰ افراد پر مشتمل چھ ''بریگیڈز'' میدان میں اتاری تھیں۔ [۴۵] ہر بریگیڈ محاذ پر اسرائیل کے خلاف ایک سیکٹر کی ذمہ دار تھی۔ [۴۶] بریگیڈز بظاہر ایک علاقائی کمانڈر کے ماتحت یکجا تھیں۔ [۴۷] ہر بریگیڈ راکٹ اور مارٹر یونٹوں، ٹینک شکن یونٹوں، اسنائپرز اور پیادہ فوجیوں کے ملاپ پر مشتمل تھی۔ [۴۸]

حماس مختلف اقسام کی دفاعی کارروائی میں شامل رہی۔

قریبی لڑائی

قریبی لڑائی میں حماس اور اسرائیل کے زمینی دستوں کے مابین براہ راست جھڑپیں شامل ہیں، جن میں حماس نے آر پی جیز، مشین گنیں اور چھوٹے ہتھیار، مارٹر گولے، مختصر فاصلے کے راکٹ اور ٹینک شکن گائیڈڈ میزائل استعمال کیے۔حماس جنگجو گزشتہ تنازعات کے مقابلے میں اس بار زیادہ مؤثر اور جارحانہ موڈ میں دکھائی دیے، جنہوں نے اسرائیلی افواج کو حیرت میں مبتلا کیا۔قریبی لڑائی کا اہم ترین مقام سرنگیں تھیں۔اسرائیلی افواج کا کام صرف سرنگوں کو دریافت کرنا ہی نہیں تھا بلکہ اس پر قبضے کے لیے انہیں لڑنا بھی تھا۔[۴۹] حماس نے دوبدو لڑائی میں اسرائیلی افواج کو حیران کرنے کے لیے سرنگوں کا استعمال کیا۔گو کہ اسرائیل بظاہر تمام قریبی لڑائیوں میں جیتا،لیکن حماس کے جنگجوؤں نے اسرائیل کے بہترین پیدل دستوں اور بکتر بند ترتیب کو بھی جانی نقصان پہنچایا۔[۵۰] خبروں کے مطابق حماس نے قریبی لڑائی اور دراندازی کی کارروائیوں کے لیے ''خصوصی یونٹ'' تیار کر رکھا تھا۔

ٹینک شکن کارروائیاں

حماس کی زمینی کارروائیوں کا دوسرا کلیدی حصہ اسرائیل کی بکتر بند گاڑیوں، بشمول ٹینکوں، مسلح نفری کی گاڑیوں (اے پی سیز) اور مسلح انجینئرنگ گاڑیوں پر حملے تھا۔حماس کے پاس خصوصی ٹینک شکن یونٹ تھے جو مختلف ٹینک شکن گائیڈڈ میزائلوں (اے ٹی جی ایم) اور آر پی جیز سے لیس تھے۔ اے ٹی جی ایمز میں مبینہ طور پر ملیوتکا، کونکرز، فیگوٹ اور کورنیٹ اقسام شامل تھیں۔[۵۲] آر پی جیز میں آر پی جی-۷ اور جدید اور کارگر آر پی جی-۲۹ شامل تھے۔[۵۳] حماس نے طویل فاصلے پر موجود اسرائیلی گاڑیوں کے لیے اے ٹی جی ایمز اور قریبی لڑائی میں ٹینک شکن ٹیموں کا استعمال کیا۔[۵۴] حماس نے اسرائیل کی بکتر بند گاڑیوں کے خلاف آئی ای ڈیز اور بارودی سرنگوں کا بھی استعمال کیا، اور اسرائیلی

فوجیوں کو ایسی ''جھڑپوں'' میں گھسیٹنے کی کوشش کی جہاں ٹینک شکن جال بچھائے گئے تھے۔۵۵

البتہ ان کوششوں میں حماس زیادہ موثر ثابت نہیں ہوئی۔ اسرائیل کا ایک ٹینک بھی تباہ ہونے کی تصدیق نہیں ہوسکی، نہ ہی لڑائی میں کوئی بھاری اے پی سی تباہ ہوئی۔ دیگر بکتر بند گاڑیاں زیادہ زد پر دکھائی دیں جن میں پرانی ایم-۱۱۳ اے پی سی شامل ہے، جس میں ایک آر پی جی دھماکے میں سات اسرائیلی فوجی مارے گئے تھے۔۵۶ فوجی اسنائپنگ اور مارٹر گولوں سے بھی مارے گئے اور زخمی ہوئے، لیکن بحیثیت مجموعی حماس کے ٹینک شکن ہتھیار اور تدابیر موثر ثابت نہیں ہوئیں۔۵۷ اس کی اہم وجہ اے ٹی جی ایم سے حفاظت کے لیے مرکاوا ایم کے-۴ ٹینکوں پر نصب ٹرافی نظام،۵۸ مرکاوا ٹینکوں اور نامرا اے پی سیز کی جانب سے فراہم کردہ حفاظت اور ساتھ ساتھ اسرائیل کی وہ جنگی تدابیر تھیں، جس کے تحت ٹینک شکن گائیڈڈ میزائلوں کے خطروں کے پیش نظر زبردست گولہ بارود استعمال کیا گیا۔

جنگی انجینئرنگ

جنگی انجینئرنگ زمینی جنگ کا ایک اہم پہلو ہے۔ دفاعی طور پر حماس نے اسرائیل کی زمینی افواج کے دھاوے کے خلاف مزاحمت کو بہتر بنانے کے لیے دو بنیادی انجینئرنگ سرگرمیاں کیں: ایک دفاعی سرنگ سازی۶۰ اور دوسری آئی ای ڈیز (دیسی ساختہ بارودی سرنگ)۔۶۱ اس سرگرمی کا مقصد اسرائیلی افواج کی نقل و حرکت کی صلاحیت کو کم کرنا، ان کی اموات میں اضافہ کرنا اور ساتھ ساتھ حماس کے جنگجو دستوں کو گولہ بارود کی برتری کے باوجود دشمن کے خلاف اپنی تدابیر بہ آسانی استعمال کرنے کا موقع دینا تھا۔ سرنگوں میں داخلے کے مقامات پر عموماً بارودی سرنگیں لگائی گئیں تاکہ اسرائیلی فوجیوں کی اموات میں اضافہ کیا جاسکے۔۶۲ سرنگوں کو تباہ کرنا بھی دشوار تھا، جن کی تلاش اور پھر انہیں ناکارہ بنانے کے لیے خاصی انجینئرنگ کوششوں کی ضرورت پڑتی تھی۔۶۳

گولہ بارود کی طاقت

حماس نے اپنی دفاعی کارروائیوں کو مدد دینے کے لیے بڑے پیمانے پر مارٹر گولوں، بالخصوص ۱۲۰ ایم ایم قسم کے، اور مختصر فاصلے تک مار کرنے والے راکٹوں کا استعمال کیا۔[۶۴] غزہ کے اندر اور سرحدوں پر اسرائیلی فوج ہراساں کرنے کے لیے کی گئی فائرنگ کا مستقل نشانہ بنی۔[۶۵]

ماہر نشانچی

حماس کے اسنا یپرز یا نشانچیوں نے ظاہر ہونے والے اسرائیلی دستوں اور بکتر بند گاڑیوں کے عملے کو ہراساں کیا اور ان کی اموات کا سبب بھی بنے۔[۶۶]

خودکش حملہ

غزہ کے اندر اسرائیلی افواج پر متعدد خودکش حملے بھی کیے گئے۔[۶۷] سب سے مؤثر حملہ گیواتی انفنٹری بریگیڈ کے فوجیوں پر یکم اگست ۲۰۱۴ء کو ہوا جس میں تین اسرائیلی فوجی مارے گئے اور ہوسکتا ہے کہ یہ اغواء کاری کے پیچیدہ منصوبے کا حصہ ہو۔[۶۸]

فضائی دفاع

حماس دعویٰ کرتا ہے کہ وہ ایک فضائی دفاعی یونٹ رکھتا ہے جو بھاری طیارہ شکن مشین گنوں اور متعدد اقسام کے فضائی دفاع کے نظاموں پر مشتمل ہے، جسے اہلکار اٹھا کر نقل و حرکت کر سکتے ہیں (مین پیڈز)، اس میں ایس اے-۷، ایس اے-۱۸ اور ایس اے-۲۴ شامل ہیں۔[۶۹] تنازع کے دوران حماس نے متعدد اسرائیلی طیاروں کو ''نشانہ'' بنانے کا دعویٰ کیا جس میں ایک ایف-۱۶ اور ایک ایف-۱۵ طیارہ شامل ہیں۔[۷۰]

بحیثیت مجموعی حماس کی افواج نے زمینی جنگ میں نسبتاً بہتر کارکردگی دکھائی۔[۷۱] اسرائیل کی

زمینی افواج کے خلاف مزاحمت ماہرانہ، حالات کے مطابق ڈھل جانے والی اور منطقی تھی۔ اہلکار اسرائیلی افواج کے ساتھ دوبدو لڑائی میں شامل ہونے کے خواہشمند دکھائی دیے اور انہوں نے دخل اندازی اور گھات لگانے کے کام پختہ ارادوں کے ساتھ انجام دیے۔ حماس کی دفاعی کارروائیوں کے لیے کامیاب ترین دن ۲۰ جولائی ۲۰۱۴ء تھا جب گولانی انفنٹری بریگیڈ کے ۱۳ فوجی مارے گئے جو غزہ شہر کے مشرق میں شجاعیہ کے علاقے میں پیش قدمی کی کوشش کر رہے تھے۔[۷۲] اس کارروائی میں بارودی سرنگ، ٹینک شکن ہتھیار، پیادہ فوج اور مارٹر کی مددگار گولہ باری شامل رہی۔[۷۳]

حماس کے دستے ۲۰۰۹ء کے تنازع کے مقابلے میں کہیں زیادہ اسرائیلی اموات کا سبب بنے: ۲۰۱۴ء میں ۶۶ اسرائیلی فوجی مرے جبکہ ۲۰۰۹ء میں ۱۰ مارے گئے تھے۔[۷۴]

اسرائیلی ذرائع نے خبر دی کہ جیسے تنازع آگے کی سمت بڑھا، فلسطینی دستے کے اراکین میں جنگ کے ذہنی دباؤ کے واقعات میں اضافہ ہوا،[۷۵] لیکن اس کا عام رجحان دیکھنے میں نہیں آیا۔

سیکھے گئے اسباق

حماس حالات و واقعات سے سیکھ کر نئی حکمت عملیاں مرتب کرنے والی تنظیم ہے اور وہ حالیہ تنازع پر غور کر کے ''سیکھے گئے اسباق'' کا مجموعہ تیار کرے گی۔ ایک اسرائیلی تجزیہ کار نے ''سیکھنے'' کی ان الفاظ میں وضاحت کی ہے:

''حماس ثابت کر چکی ہے کہ اس کا لڑنے کا طریقہ ہر اس طریقے سے دور بھاگنا ہے جو اسرائیل کی قوت ہے۔ اگر اسرائیل کے پاس ٹھیک ٹھیک نشانہ لگانے والا گولا بارود موجود ہے تو حماس نے اپنے اسلحہ خانے اور کمانڈ مراکز کو شہر کے وسط میں بنا دیا۔ اگر اسرائیل بہت جدید سگنلوں کے ذریعے جاسوسی کی صلاحیت رکھتا ہے تو حماس نے پیدل پیامبروں اور رابطے کے دیگر پرانے طریقوں کا رخ کیا۔ اگر اسرائیل فضاؤں پر قابض ہے اور سب کچھ اوپر سے دیکھتا ہے تو حماس نے ایک

زیرِ زمین جال بچھا دیا ہے جہاں سے وہ حملے کرتا اور راکٹ داغتا ہے۔ اور اگر اسرائیل نے حماس کے راکٹوں کے پرخچے فضا ہی میں اڑا دینے کا طریقہ اختیار کر لیا ہے تو پھر حماس نے مارٹر گولوں کا رخ کر لیا ہے، جو محدود فاصلے پر مار کرتے ہیں لیکن ''آئرن ڈوم'' کی دست برد سے مکمل طور پر محفوظ ہیں۔''[۷۶]

ایسے کئی اسباق ہیں جو حماس نے ممکنہ طور پر اس نئے تنازع سے سیکھے ہوں گے۔ سب سے اہم یہ کہ اس جنگ نے، جزوی طور پر ہی سہی لیکن، حماس کے لڑنے کی طریقے کی توثیق کی ہے: یعنی اسرائیل پر حملے جاری رکھنا، اسرائیلی افواج کو غزہ میں داخل ہونے سے روکنا، اسرائیل کے ہاتھوں اپنے شہریوں کی اموات، اسرائیل کے شہریوں و فوجیوں کی ہلاکت اور یہ تاثر پیش کرنا کہ ہم جیت گئے ہیں۔ اول الذکر تینوں اہداف کو تو بڑے پیمانے پر حاصل کر لیا گیا، اور آخری دو کو کسی حد تک۔ اب بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کرنے کی حماس کے پاس کوئی وجہ موجود نہیں۔

حماس نے سیکھا، یا دوبارہ سیکھا، کہ وہ چاہے زبردست حملے کی زد میں ہی کیوں نہ ہو اس وقت بھی تمام اقسام کی عسکری کارروائیاں جاری رکھ سکتی ہے۔ سرنگوں اور راکٹ اور مارٹر اسلحہ خانے کو بنانے میں اس کی سرمایہ کاری توقع سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوئی۔ اسرائیل کی فضائی اور زمینی قوت، حماس کو اموات اور نقصان پہنچانے کے باوجود اسے توڑ سکی اور نہ ہی جنگ میں غیر موثر کر سکی۔ فضائی طاقت جسمانی و ذہنی طور پر سخت جان دشمن کے خلاف کافی نہیں تھی، اور حماس کی زمینی افواج نے کسی حد تک اسرائیل کی زمینی افواج کے خلاف قابلِ ذکر مزاحمت کی۔

آبادیوں کے اندر رہتے ہوئے جنگ لڑنا حماس کے لیے موثر ثابت ہوا ہے۔ اسرائیل عام شہریوں کی آبادی کی وجہ سے سخت مجبور ہوا، اور اپنی مکمل دستیاب طاقت کا استعمال نہیں کر سکا۔ وہ شہری اموات کو کم کرنے کے لیے اقدامات اٹھائے گا اور یوں اس کی اہداف کو نشانہ بنانے کی صلاحیت کم ہوگی اور حماس کے اثاثوں اور دستوں کے بچنے کا سبب بنے گی۔ فلسطین اور اقوام متحدہ کے ذرائع کے

مطابق جنگ میں ۲۱۰۰ فلسطینی شہری مارے گئے۔۷۷ اس تنازع میں شہری وفوجی اموات کا تناسب بہت زیادہ رہا، فلسطینی واقوام متحدہ کے ذرائع دعویٰ کرتے ہیں کہ ۷۰ فیصد اموات شہریوں کی ہوئیں جبکہ اسرائیلی ذرائع کا کہنا ہے کہ مرنے والوں میں ۵۰ فیصد سے کچھ ہی زیادہ شہری تھے۔۷۸ تعداد جو بھی ہے، اسرائیل کی جانب سے اٹھائے گئے اقدامات سے قطع نظر فلسطینی شہریوں کی بڑے پیمانے پر اموات ہوئی ہوں گی۔۷۹

''آئرن ڈوم'' نے اسرائیل کے مسئلے کو حل نہیں کیا۔ گو کہ یہ اموات اور نقصان کو کم کرنے میں کامیاب رہا، لیکن راکٹ حملوں نے اسرائیل بھر میں روزمرہ کی زندگی کو سخت متاثر کیا۔ جب بھی اسرائیلی پناہ گاہوں کی طرف دوڑتے، حماس ایک اور کامیابی حاصل کرتا۔ جب لڑائی کی وجہ سے بن گوریان ہوائی اڈہ بند ہوا تو یہ ایک اہم کامیابی تھی۔ پھر جب اسرائیل کو سرحد کے قریب واقع آبادیاں خالی کرنا پڑیں تو یہ بہت بڑی کامیابی تھی۔

اس جنگ نے ایک بار پھر ظاہر کیا کہ حماس کو فضائی دفاع سے لیس ہونے کی ضرورت ہے۔ موثر فضائی دفاع کے بغیر، یا اسرائیل کی فضائی کارروائیوں کو محدود کرنے یا اسے الجھانے کی صلاحیت کے بغیر، حماس اپنے عسکری اثاثوں اور غزہ کی عوام کے دفاع کے موثر طریقے سے بدستور محروم رہے گی۔ توقع کی جاسکتی ہے کہ حماس زیادہ اور بہتر 'مین پیڈز' (طیارہ شکن میزائل جو کندھے پر رکھ کر چلائے جاسکیں۔) حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔

تدبیراتی سطح پر بھی چند اہم اسباق موجود ہیں۔ مارٹر نظام فوجی اور شہری اہداف پر اموات پھیلانے اور نقصان پہنچانے میں موثر ہے۔ اسرائیل کی عسکری بالادستی کے باوجود قریبی لڑائی اسرائیلی اموات کا سبب بن سکتی ہے۔ دفاعی سرنگوں نے حماس کو اسرائیلی یونٹوں سے دوبدو لڑائی کے قابل بنا دیا ہے، کم از کم اس موقع پر تو اچانک دبوچے جانے کے تاثر نے ان جھڑپوں میں حماس کے دستوں کے بچنے کے امکانات کو بڑھایا ہے۔ اسرائیل کے دفاعی اقدامات نے ٹینک شکن ہتھیاروں کے اثر کو کم کیا۔

بالخصوص گاڑیوں کی حفاظت کا ٹرافی نظام حماس کے ٹینک شکن گائیڈڈ میزائلوں کے خلاف کارگر ثابت ہوا۔ اسنائپنگ اسرائیلی فوجیوں کی متعدد ہلاکتوں کا سبب بنی، خاص طور پر گاڑی کے کمانڈروں کی۔

آخر میں حماس نے سیکھا کہ اس کے پاس اسرائیلی بحریہ کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اسرائیل کی بحری افواج تقریباً بغیر کسی نقصان اور ڈر خوف کے ساحل پر گولہ باری کرنے اور اپنے کمانڈوز کو کارروائیوں کے لیے اتارنے کے قابل تھی۔ حالانکہ خبروں کے مطابق حماس نے ایک بار ساحلی دفاعی میزائلوں میں دلچسپی بھی ظاہر کی تھی، ۸۰ لیکن تنازع میں ایک مرتبہ بھی ان کا استعمال دیکھنے میں نہیں آیا۔

اگلے تنازع کے خدوخال

جب تک کہ غزہ کے مسئلے کا کوئی سیاسی یا عسکری حل نہیں نکلتا، مستقبل میں تنازع کے دیگر مراحل بھی دیکھنے کو ملیں گے۔ اس وقت اگلے مرحلے میں حماس کی عسکری کارروائیوں کی ممکنہ طور پر یہ صورت دکھائی دیتی ہے۔

حماس اسرائیل کے خلاف اپنی جارحانہ کارروائیوں میں بدستور راکٹوں کو اہم ترین ہتھیار بنائے گی۔ حماس اپنی راکٹ صلاحیت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گی۔ اس مقصد کے حصول کے مختلف طریقے ہیں، جن کا انحصار ٹیکنالوجی اور اہم مواد تک رسائی پر ہے۔ یہ بڑے پیمانے پر اور طویل عرصے تک حملے کرنے کی صلاحیت حاصل کرنے کے لیے اپنے اسلحہ خانے میں راکٹوں کی تعداد بڑھا سکتی ہے۔ یہ درمیانے اور طویل فاصلے تک مار کرنے والے راکٹوں کی تعداد بڑھا سکتی ہے تاکہ خطے میں بڑے پیمانے پر نقصان اور افراتفری پھیلانے کے لیے وسطی اور شمالی اسرائیل تک زیادہ حملے کیے جاسکیں۔ یہ راکٹوں کی نشانہ لگانے اور تباہی پھیلانے کی صلاحیت کو بہتر بنانے کی بھی کوشش کرے گی۔ اس کے رہنما، خالد مشعل، نے اپنے ہتھیاروں کی درست نشانہ لگانے کی صلاحیت میں کمی کا مشاہدہ کرلیا ہے۔ ۸۱ راکٹ وارہیڈز کو بہتر بنانے کا مطلب ہوگا کہ یہ ''آئرن ڈوم'' کا حصار توڑتے

ہوئے زیادہ اموات اور نقصانات کا سبب بنیں گے۔ یہ بہتریاں ''آئرن ڈوم سسٹم'' کو چیلنج کریں گی۔ حماس ممکنہ طور پر جارحانہ کارروائیوں کے لیے راکٹوں کے متبادل ڈھونڈے گی، جن میں ڈرونز، زیادہ طاقتور مارٹر گولے، اور زیادہ سرنگیں شامل ہیں۔ مستقبل کی جنگ میں حماس وسطی اسرائیل میں اسی پیمانے کی افراتفری پھیلانے کی کوشش کرے گا جو اس نے جنوبی اسرائیل میں اب پیدا کی ہے۔

مستقبل کی جنگ کی تیاری میں حماس جارحانہ اور دفاعی دونوں اقسام کی سرنگوں پر توجہ برقرار رکھے گی۔ حماس اپنی دفاعی ترتیب اور طریقوں کو بھی ممکنہ طور پر مضبوط کرے گی اور مزید پھیلائے گی۔ وہ ممکنہ طور پر ٹینک شکن یونٹوں اور ہتھیاروں کی تعداد میں اضافہ کرے گی جو اسرائیل کے مؤثر حفاظتی نظام ٹرافی اور اسرائیل کی جانب سے اضافی طاقتور ٹینکوں اور اے پی سیز کے جواب میں میدان عمل میں لایا جا سکے۔ حماس اپنی کوششیں فضائی دفاع کو بہتر بنانے پر بھی صرف کرے گی، گو کہ اسرائیل کی فضائی بالادستی سے ظاہر ہوتا ہے کہ حماس کی صلاحیت کسی اسرائیلی جہاز کو مار گرانے اور پھر جیت کا تاثر پیش کرنے سے زیادہ نہیں ہو گی۔

مستقبل میں جو بھی راستہ اختیار کیا جائے، حماس اسرائیل کے خلاف جنگ کے آئندہ مرحلے کے لیے تیار رہے گی۔ وہ زیادہ عرصے تک، زیادہ نقصان پہنچانے اور اپنا دفاع مضبوط کرنے کی تمنا رکھے گی۔ اسرائیل کی صورتحال پر کڑی نظر اور مصر کی جانب سے حماس کی ممکنہ مخالفت کے مقابلے میں آیا حماس یہ اہداف حاصل کر سکتی ہے۔ پھر بھی حماس اپنی بنیادی فطرت کو تبدیل کیے بغیر مسلح ''مزاحمت'' کا راستہ نہیں چھوڑ سکتی۔

[جیفری وائٹ امریکہ کے سابق سینئر دفاعی انٹیلی جنس افسر ہیں اور اس وقت واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ فار نیئر ایسٹ پالیسی میں ڈیفنس فیلو ہیں۔ انہوں نے غزہ تنازع پر کافی لکھا ہے اور ۲۰۰۹ء کی تحقیق Hamas in Combat: The Military Performance of the Palestinian Islamic Resistance Movement میں یورام کوہن کے ساتھ شریک

لکھاری ہیں، جسے واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ فار نیئر ایسٹ پالیسی نے شائع کیا تھا۔]

(ترجمہ: فہد کیہر)

Source: http://www.washingtoninstitute.org/policy-analysis/view/who-won-the-gaza-war-not-hamas

حواشی

۱۔ اس مقالے میں توجہ کا ارتکاز حماس کے عسکری آپریشنز اور تدابیر پر ہے۔ غزہ کی پٹی میں نمایاں عسکری قوت اور صلاحیت رکھنے والی دیگر فلسطینی تنظیمیں بھی ہیں، جن کے ساتھ حماس نے تنازع کے دوران تعاون کیا۔ دیکھیے:

Asmaa al-Ghoul, "Gaza's Armed Factions Coordinate Response to Israeli Attacks," *al-Monitor*, July 7, 2014.

2. "Scale of Gaza Destruction Unprecedented, Rehabilitation Will Cost $7.8 billion, PA Says," Reuters, September 4, 2014.

3. Amos Yadlin, "Dealing With Hamas' Military Force Reconstruction," The Institute for National Security Studies, September 11, 2014.

4. Yoram Cohen and Jeffrey White, "Hamas in Combat: The Military Performance of the Palestinian Islamic Resistance Movement," The Washington Institute for Near East Policy, October 2009, p. 22.

۵۔ ایک گمنام اسرائیلی انٹیلی جنس افسر نے تسلیم کیا کہ کچھ نہ کرتے ہوئے بھی حماس نے جنگ میں جو کیا وہ حیران کن تھا، تنظیم کی جوابی صلاحیت پریشان کن تھی۔ دیکھیے:

Isabel Kershner, "Israel Says Hamas Is Hurt Significantly", *New York Times*, September 2, 2014.

۶۔ یہ ۲۸ جولائی ۲۰۱۴ء کو نہال اوز کی سیکورٹی پوسٹ پر ہونے والا حملہ تھا، جس میں پانچ اسرائیلی فوجی مارے گئے اور حماس کا دستہ واپس غزہ فرار ہوگیا۔ دیکھیے:

Elad Benari and Gil Ronen, "Five Soldiers Killed During Attempted Infiltration," Israel National News, July 29, 2014.

۷۔ یادلن(Yadlin)

۸۔ فلسطین کی اسلامی جہاد اور دیگر فلسطینی جنگجو گروپوں کے اپنے راکٹ کے ذخیرے ہیں۔دیکھیے:
"Special Report: The Deadly Rocket Arsenal of Hamas", Israel Defense Forces, July10, 2014.

۹۔ اسرائیل کی دفاعی افواج کے اندازوں کے مطابق جولائی ۲۰۱۴ء میں حماس کا راکٹ ذخیرہ ۳,۹۰۰ مختصر فاصلے، ۶۰۰ اُسے زیادہ درمیانے فاصلے تک مار کرنے والے اور چند درجن طویل فاصلے کے راکٹوں پر مشتمل تھا۔دیکھیے: ایضاً

10. Christa Case Bryant, "Hamas Unveils Bigger, Better Rocket Arsenal Against Israel," *Christian Science Monitor*, July 9, 2014.

11. "Hamas Booby Traps Palestinian Houses," IDF Blog, July 27, 2014.

12. "New Declassified Report Exposes Hamas Human Shield Policy," IDF Blog, August 20, 2014.

13. Shlomi Eldar, "Gaza Tunnels Take IDF by Surprise," *al-Monitor*, July20, 2014.

14. "New Declassified Report Exposes Hamas Human Shield Policy," IDF Blog, August 20, 2014.

15. "How is the IDF Minimizing Harm to Civilians in Gaza?" IDF Blog, July 16, 2014.

16. Mohammed Najib, "IDF Repels New Hamas Naval Commandos," *IHS Jane's Defense Weekly*, July 9, 2014.

17. "Israeli Strike on Hamas Leader Raed Attar Foiled Gaza-Area Paraglider Attack – 'Attar's Assassination Has Disrupted Everything," *Algemeiner*, September 1, 2014.

۱۸۔ تنازع میں پیراگلائیڈر یونٹ کا استعمال نہیں کیا گیا ممکنہ طور پر اس لیے کہ آئی ڈی ایف نے یونٹ کے رہنما پر حملے کے ساتھ اسے منتشر کر دیا تھا۔دیکھیے: ایضاً

19. "News of Terrorism and the Israeli-Palestinian Conflict (August 26-September 2, 2014)," The Meir Amit Intelligence and Terrorism Information Center, September 2, 2014.

20. "Flights Cancelled Into Israel's Ben Gurion International Airport As Rocket Falls Nearby," Forbes, July 22, 2014.

۲۱۔ یہ qassam_arabic1@ پر پوسٹ کیا گیا تھا، ۲۷ اگست ۲۰۱۴ء

۲۲۔ مثال کے طور پر دیکھیے:
Yaakov Lappin, "IDF Completes Withdrawal from Gaza, Keeps Forces Massed on Border," *Jerusalem Post*, August 5, 2014.

23. Amos Harel, "Hamas is Trying to Get Itself Out of a Tight Spot," *Haaretz*, August 24, 2014.

24. Ben Hartman, "50 Days of Israel's Gaza Operation, Protective Edge – By the Numbers," *Jerusalem Post*, August 28, 2014.

۲۵۔ اسرائیل ہوم فرنٹ کمانڈ کی ویب سائٹ یہاں دیکھیے: www.oref.org.il/894-en/Pakar.aspx

26. Ben Hartman, "71st Israeli Fatality of Gaza war: Man Succumbs to Wounds From Rocket Attack," *Jerusalem Post*, August 29, 2014.

27. Zvi Zrahiya, "As Fighting Eases, Gaza Conflict Cost Seen Totalling $8 Nillion," *Haaretz*, August 6, 2014.

۲۸۔ ایضاً

29. Jeremy Binnie, "IDF Detail the Damage Inflicted on Gaza Militants," *IHS Jane's Defense Weekly*, August 8, 2014.

۳۰۔ ایضاً

31. Yaakov Lappin, "Analysis: The Hidden Picture in Gaza," *Jerusalem Post*, July 31, 2014.

۳۲۔ سب سے بڑے گروپ ۱۳ رکنی دستے تھے جو ۱۸ اور ۱۹ جولائی ۲۰۱۴ء کی دراندازی میں شامل تھے۔ دیکھیے:
Joshua Mitnick, Nicholas Casey and Tamer El-Ghobashy, "Hamas Fighters Infiltrate Israel Through Tunnel and Kill Two Soldiers," *Wall Street Journal*, July 19, 2014.

33. Mitch Ginsburg, "Hamas Will Start Tunnelling as Soon as we Leave," *Times of Israel*, July 27, 2014.

۳۴۔ مٹنک و دیگر (Mitnick et al)

35. "Israeli Forces Unearth 'Terror Motorcycles' From Alleged Hamas Tunnel in New Video," *Telegraph*, August 4, 2014.

36. David Horovitz, "Israel Might Have Won; Hamas Certainly Lost," *Times of Israel*, August 6, 2014.
حماس نے زکم کے قریب اسرائیل کے ساحل کے ساتھ بحری دراندازی کی کوشش بھی کی تھی۔ اس کا پتہ اسرائیل کے

بحری مشاہدہ کرنے والوں نے لگایا اور دراندازی کرنے والے یونٹ کو تباہ کر دیا گیا۔ دیکھیے:

Yaakov Lappin, "Watch: IDF Kills 5 Hamas Terrorists Attempting to Infiltrate from the Sea," *Jerusalem Post,* July 8, 2014.

۳۷۔ ہورووٹز (Horovitz)

38. Elad Benari and Gil Ronen, "Five Soldiers Killed During Attempted Terrorist Infiltration," Israel National News, July, 29, 2014.

۳۹۔ ایضاً

۴۰۔ مٹنک ودیگر (Mitnick et al)

۴۱۔ جنگ کے دوران اس سرگرمی پر @Qassam_English کی مختلف ٹوئٹس دیکھیں۔ مثال کے طور پر:

@Qassam_English, "Fired 4 107 rockets, 5 rockets & 2 mortars at Sderot and 5 107 rockets & 5 mortars at Yad Mordechai kibbutz in response to Israeli Crimes," July 21, 2014.

42. @Qassam_English, "18:25 Al-Qassam Brigades bombed a gathering of armored machines and soldiers Rayyan area east of Rafah with 3 107 missiles," August 3, 2014.

43. @Qassam_English, "16:50 Al-Qassam fired 2 mortars on Hashudat military base, West of Ashkelon, North of Beit Lahia in response to Israeli Crimes," July 19, 2014.

۴۴۔ یہ سرنگوں کے ذریعے دراندازی کی کوششوں کے ساتھ مارٹر اور راکٹ حملوں کے باہمی تعلق کی بنیاد پر ہے۔

45. Isabel Kershner, "Israel Says Hamas Is Hurt Significantly," *New York Times,* September 2, 2014.

حماس کے ذرائع قسام بریگیڈ کی افرادی قوت کا اندازہ 30,000 لگاتے ہیں، لیکن یہ مبالغہ آرائی لگتی ہے۔ دیکھیے:

"The 'Izz Al-Din Al-Qassam Brigades' Weapons And Units," Middle East Media Research Institute, September 2, 2014.

۴۶۔ کرشنر (Kershner)

۴۷۔ اسرائیل کی طرف سے 21 اگست 2014ء کو حماس کے تین سینئر عسکری کمانڈروں کے قتل نے ظاہر کیا کہ ان میں سے ایک، محمد ابوشملہ، جنوبی غزہ میں حماس کی افواج کے نگران تھے۔ دیکھیے:

"IDF Targets Senior Hamas Terrorists in Gaza," Israel Defense Forces, August 21, 2014.

۴۸۔ ۲۰۰۹ء میں قسام بریگیڈز کے عسکری یونٹوں کے ڈھانچے کے لیے دیکھیے:

Yoram Cohen and Jeffrey White, "Hamas in Combat: The Military Performance of the Palestinian Islamic Resistance Movement," The Washington Institute for Near East Policy, October 2009, p. 15.

49. Avi Issacharoff, "Amid the Tunnels and the Traps of Hamas's Militarized Gaza," *Times of Israel,* August 1, 2014.

۵۰۔ گو کہ گولانی انفنٹری بریگیڈ تنازع میں سب سے زیادہ جانی نقصان سے دوچار ہوئی لیکن دیگر تمام انفنٹری اور آرمرڈ بریگیڈز، بشمول خصوصی یونٹوں نے بھی غزہ میں جانیں گنوائیں۔ ان میں پیراشوٹ بریگیڈ، نہال اور گیواتی انفنٹری بریگیڈز، ساتویں، ۱۸۸ویں اور ۴۰۱ ویں آرمرڈ بریگیڈز، اور مگلان اسپیشل فورس یونٹ اور یہالوم کومبیٹ انجینئر بریگیڈ شامل ہیں۔

51. "The 'Izz Al-Din Al-Qassam Brigades' Weapons And Units."

۵۲۔ ایضاً

۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ قسام بریگیڈز نے ایسی کارروائیوں کے متعدد دعوے کیے۔ مثال کے طور پر دیکھیے:

"Al-Qassam Brigades Fired Rocket-Propelled Grenades at Israeli Tank in the al-Tuffah & Israeli Troop Carrier in Beit Hanoun," @Qassam_English 4:35 AM, July 21, 2014.

55. "Al Qassam Kills 14 Israeli Soldiers in an Ambush East of Gaza city," Al-Qassam Website, July 20, 2014.

56. Yaakov Lappin, "IDF Wants More Namer APCs and Trophy Protection Systems," *IHS Jane's Defense Weekly,* August 21, 2014.

۵۷۔ ایضاً

۵۸۔ ایضاً

۵۹۔ ایضاً

۶۰۔ ایضاً

۶۱۔ ایضاً

٦٢۔ ایسا کاروف (Issacharoff)

٦٣۔ ایضاً

٦٤۔ آئی ڈی ایف کے مطابق غزہ کی پٹی میں ان کے دستوں کے خلاف 356 راکٹ داغے گئے۔ دیکھیے:

Jeremy Binnie, "IDF Detail the Damage Inflicted on Gaza Militants," IHS Jane's Defense Weekly, August 8, 2014.

٦٥۔ ایضاً۔ نیز جنگ کے دوران اسرائیل کی پوزیشنوں پر بمباری اور مارٹر اور 107 ایم ایم راکٹوں کے ذریعے حملے کرنے کے حوالے سے قسام بریگیڈز کی متعدد ٹوئٹس بھی دیکھیے، @Qassam_English

٦٦۔ قسام بریگیڈز نے تنازع کے دوران @Qassam_English پر اسنائپنگ اقدامات کے بارے میں متعدد ٹوئٹس کیں۔

67. "IDF Troops Foil Female Suicide Bombing Attack," IDF Blog, July 25, 2014.

68. Mitch Ginsburg, "IDF Searches for Oficer Kidnapped in Rafah Attack that Also Killed 2 Soldiers," *Times of Israel,* August 1, 2014.

69. "The 'Izz Al-Din Al-Qassam Brigades' Weapons And Units," Middle East Media Research Institute, September 2, 2014.

٧٠۔ مثال کے طور پر دیکھیے:

@Qassam_English, "#AllPraisesToAllah Today, Al-Qassam Brigades hit an Israeli F-16 warplane over the besieged Gaza Strip…The Israeli jet was targeted early Wednesday with a surface-to-air missile over the city of Deir al-Balah in central Gaza," July 23, 2014; @Qassam_English, "13:56: Managed one of the Qassam units of air defense weapon for targeting F15 warplane; was a direct hit which led to a fire," July 25, 2014.

71. Amos Harel, "As Casualties Mount, the Gaza Operation Threatens to Become a War," *Haaretz,* July 21, 2014.

72. Yaakov Lappin, "13 IDF Soldiers Killed in Gaza as Operation Protective Edge Death Toll Climbs to 18," *Jerusalem Post,* July 20, 2014.

73. "Al Qassam Kills 14 Israeli Soldiers in an Ambush East of Gaza City," Al-Qassam website, July 20, 2014.

74. For IDF KIA in Operation Protective Edge, see Ze'ev Ben-Yechiel, "Last IDF Soldier Killed in Protective Edge Laid to Rest," Breaking Israel News, September

2, 2014. For IDF KIA in Operation Cast Lead, see Yoram Cohen and Jeffrey White, "Hamas in Combat: The Military Performance of the Palestinian Islamic Resistance Movement," The Washington Institute for Near East Policy, October 2009, p. 22.

۷۵۔ مثال کے طور پر دیکھیے:

Lilach Shoval, "This is War and We are Winning," *Israel Hayom*, July 27, 2014.

76. Mitch Ginsburg, "Ground Op is Still an Option, but Time is Not on Israel's Side," *Times of Israel*, August 25, 2014.

77. William Booth, "The U.N. Says 7 in 10 Palestinians Killed in Gaza Were Civilians. Israel Disagrees," *Washington Post*, August 29, 2014.

۷۸۔ دیکھیے:

Judi Rudoren, "Civilian or Not? New Fight in Tallying the Dead From the Gaza Conflict," *New York Times*, August 5, 2014.

۷۹۔ ہوسکتا ہے کہ یہ تعداد ذرائع ابلاغ کی توجہ حاصل کرنے کے لیے تبدیل کی گئی ہو۔ اگر بعد میں اموات کی تعداد کو بہتر بنانے کی کوشش بھی ہو تو شہریوں کی اموات کے گہرے اور دیرپا اثرات برقرار رہیں گے۔

80. "Hamas Seeks Chinese C-802 Antiship Missiles from Iran," Free Republic, January 29, 2014.

81. Michael Isikoff, "Hamas Leader: Don't Compare Us to ISIL," Yahoo News, August 22, 2014.